Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

23

اسلامیات

سوال نمبر 2

عقیدہ رسالت

رسالت کے لفظی معنی ہے "پیغام یا پیغام پہنچانا" اور رسول کے معنی ہے ایلچی۔

عقیدہ رسالت سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک پیغام پہنچانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے اور ان کو برحق جاننا اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہے اس بات پر یقین رکھنا اور ان کی تعلیمات پر عمل کر کے ان کی عبادت کرنا عقیدہ رسالت ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں فرماتے ہیں۔

"اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ہے۔"

رسول کی خصوصیات:

بشر: رسول بشر ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی جنوں یا فرشتوں کی مخلوق سے تعلق نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اور آپ سے پہلے ہم نے جو رسول بھیجے تھے وہ بھی انسان تھے اور انہی بستیوں کے رہنے والے تھے اور ان کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے ہیں" (یوسف: 109)

- رسول غیر معمولی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔
- وہ قابل اطاعت ہوتا ہے۔
- وہ معلم و مزکی ہوتا ہے۔
- وہ پیشوا اور نمونہ تقلید ہوتا ہے۔
- وہ قاضی ہوتا ہے۔

عقیدہ رسالت انفرادی اور اجتماعی زندگی۔

حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے زندگی میں بہت سی مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہے اور زندگی گزارنے کا طریقہ ملتا ہے

عالمگیریت:۔ پہلے مذہب بس ایک گروہ یا قبیلے کی طرف مختص تھے۔ پر اسلام تمام دنیا کی طرف پیغام بن کر آیا۔

انفرادی اور اجتماعی زندگی

توحید کا درس:۔

عقیدہ رسالت پر ایمان لاکر انسان توحید کا عقیدہ علمبردار بن جاتا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہے۔

انسان کی روح توحید کے راستے کی طرف گامزن ہو جاتی۔

صبر اور عقیدہ رسالت

"ان اللہ مع الصابرین"

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

عقیدہ رسالت پر ایمان لا کر انسان کے اندر انفرادی طور پر صبر قائم ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت محمدؐ کی پوری زندگی ایک صبر اور یقین کا عملی نمونہ ہے۔

انصاف پسندی:۔

انسان کے اندر انصاف کرنے کی خصوصیات پیدا ہوتی ہے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا تھا جس کا مفہوم ہے کہ "اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا" عقیدہ رسالت پر عمل کر کے انسان کے اندر صفات جیسی خصوصیات جنم لیتی ہے۔

مساوات:۔

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے۔

انسان کے اندر بھائی چارے اور اتفاق جیسی خصوصیات پیدا ہوتی ہے۔

نفس کی پاکی:۔

"سب سے افضل جہاد نفس کے خلاف جہاد ہے"

انسان کا نفس پاک ہو جاتا ہے اور عبادت کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے۔

ثابت قدمی:

عقیدہ رسالت پر عمل کر کے یقین کرے انسان انفرادی اور اجتماعی طور پر ثابت قدم ہو جاتا ہے۔

تقویٰ اور پرہیزگاری:-

عقیدہ رسالت پر یقین کرکے انسان کے اندر تقویٰ و پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔

"تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے تم اُسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اُن کا حساب لے گا۔"

(البقرہ: 284)

مثالی ریاست:-

آپ کی تعلیمات پر عمل کرکے اجتماعی طور پر ایک اسلامی اور مثالی ریاست قائم کی جا سکتی ہے جہاں پر اسلامی نظام رائج ہو اور اسلامی تعلیمات کو فروغ ملے۔

عاجزی و انکساری:-

انسان کے اندر عاجزی اور انکساری جیسی صفات جنم لیتی ہے۔ اور انسان تکبر اور غرور سے دور ہوتا جاتا ہے۔

حقوق العباد:-

انسان حقوق العباد کا خیال رکھتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ حقوق اللہ تو معاف کر دیتا ہے پر حقوق العباد نہیں کرتا۔

حاصلِ کلام:-

عقیدہ رسالت پر عمل کرکے انسان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نمایاں تبدیلیاں لا سکتا ہے۔

سوال نمبر 6۔

اقلیتوں کے حقوق:۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

پروفیسر آرنلڈ نے کہا ہے کہ: مسلمان حکومت نے رواداری کا جو رویہ اقلیتوں کے لیئے اپنایا اُس کی نظیر تو یورپ کی حالیہ تاریخ بھی دینے سے قاصر ہے، بلکہ ایسے ممالک جہاں مسلمان صدیوں تک حکمران رہے وہاں عیسائیوں کا وجود ہی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مسلمان حکمرانوں کا رویہ من حیث المجموعی رواداری پر مبنی ہے۔

معاشی حقوق

اسلام میں اقلیتوں کو معاشی حقوق حاصل ہے۔

- بیت المال سے وہ اپنا پیشہ وار وظیفہ حاصل کر سکتے ہیں۔
- اس کے علاوہ غیر مسلم اپنی جاگیر بھی بنا سکتے ہیں۔
- خلفائے راشدین کے دور میں مسلمانوں کی طرف سے غیر مسلم کو املاک خریدنے کی بھی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔
- اسلامی حکومت غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرتی تھی جو کہ فوجی تحفظ کے عوض وصول کیا جاتا تھا۔ اور اس کی شرح زکوٰۃ سے بھی کم تھی۔

فیصلے کا حق

ریاست مدینہ میں اگر اقلیت چاہتی کہ فیصلہ ان کے مذہب کی رو سے کیا جائے تو ویسا ہی کیا جاتا تھا۔

حضرت محمدؐ نے ایک مرتبہ تو ریت کی رو سے غیر مسلموں کے درمیان فیصلہ کیا۔

- فیصلہ کرتے وقت مسلم اور غیر مسلم برابر ہے اور دونوں کے لئے انصاف کے حصول بھی ایک جیسا ہے۔

آزادی ضمیر و مذہب :-

- ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق رسومات ادا کرے۔
- نبی پاکؐ نے نجران سے آئے ہوئے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں مذہبی عبادات ادا کرنے کی اجازت دے دی۔

سیاسی نمائندگی :- غیر مسلم کو بھی ووٹ کا حق حاصل ہے۔ اس طرح اسمبلیوں میں بھی وہ اپنے منتخب نمائندے بھیج سکتے ہیں۔ اور پالیسی کی تشکیل میں بھی کردار ادا کر سکتے ہیں

پاکستان میں اقلیتوں کی صورتحال

پاکستان میں 96% مسلمان اور 4% اقلیتیں ہیں۔ جن میں 2% عیسائی، 1.6% ہندوئں اور 0.4% باقی سکھ اور کیلاش اقلیتیں ہیں۔

آئین پاکستان :-

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 33، 36، 40 میں باقاعدہ اقلیتوں کے حقوق بیان کئے گئے ہیں

جنرل اسمبلی:

پاکستان میں اقلیتوں کو زیادہ حقوق حاصل ہے

اقلیت جنرل اسمبلی میں مقابلہ کر سکتی ہے

نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں باقاعدہ اقلیتوں کی نشستیں مخصوص ہے۔

معاشی حقوق

اگر اقلیت میرٹ پر آجائے تو اُسے فوراً نشست دے دی جائے گی۔ اور اگر وہ میرٹ پر نہ بھی آئے تو اقلیتوں کے کوٹے کی نشستیں خالی ہی رہے گی۔

اسلام کے عدالتی نظام میں قاضی کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ لیکن پاکستان میں کوئی بھی چیف جسٹس بن سکتا ہے۔ اور دو چیف جسٹس بھی رہے ہیں: رانا بھگوان داس اور کرونیلیس

اقلیتوں کے فرائض

- وہ کسی بھی پیغمبر کی گستاخی نہیں کر سکتے۔
- وہ الاعلان اپنے مذہب کی تبدیلی نہیں کر سکتے۔
- وہ جاسوسی نہیں کر سکتے

حاصلِ کلام:

پاکستان میں اقلیتوں کو سیاسی، معاشی حقوق حاصل ہے اور اُن کے لئے باقاعدہ ایک پُرامن نظام تشکیل دیا گیا ہے

سوالنمبر ۵

اجتہاد:

فقہ کی رو سے ابھرتے ہوئے مسائل کا حل انفرادی طور پر تلاش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔

اجماع کے لیئے اجتہاد کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور جن لوگوں نے ہمارے لیئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے۔ اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے

(سورۃ العنکبوت: 69)

اجتہاد حدیث کی رُو سے:۔

حضرت محمدؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا گورنر مقرر کیا اور فرمایا کہ تم فیصلے کیسے کرو گے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا قرآن کی رو سے، حضرت محمدؐ نے فرمایا اگر جواب نہ ملا تو حضرت معاذؓ نے کہا کہ آپؐ کی سنت سے آپؐ نے فرمایا کہ اگر پھر بھی جواب نہ ملا تو حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ اجتہاد سے تو آپؐ نے حضرت معاذؓ کو یمن کا گورنر مقرر کر دیا۔

خلفائے راشدین اور اجتہاد:۔

- حضرت عمر فاروقؓ نے اجتہاد کیا اور گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کر دی۔
- حضرت علیؓ نے کہا تو زکوٰۃ گھوڑوں پر ختم کر دی۔

- حضرت امام حسینؓ نے بھی یزید کے خلاف اجتہاد کیا تھا۔

اجتہاد کرنے کی شرائط:-

- اجتہاد وہ کر سکتا ہے جو اجماع کر سکتا ہو۔
- جو اسلام اور قرآن کا سکالر ہو۔
- جو باکردار ہو۔
- جو سمجھ دار ہو۔
- جو غیر جانبدار ہو۔

اجتہاد کرنے کے دو نظریات ہے:

پہلا نظریہ:

اجتہاد انفرادی سطح پر کیا جا سکتا ہے (شاہ ولی اللہ، علامہ اقبال، امام خمینی)

دوسرا نظریہ:

اجتہاد ادارے کی سطح پہ کر سکتے ہیں۔ (جامعۃ اظہر۔ بیت القم ایران۔ دارالعلوم دیوبند۔ تعلیم القرآن کراچی)

دورِ جدید میں اجتہاد کی اہمیت

حالات بدلنے کے لیے:

اجتہاد مسلمانوں کو نئے معاشرتی تبدیلیاں لانے اور نیا علم حاصل کرنا میں مدد دیتا ہے۔ مثال کے طور پر مجرم کے فیصلہ کرنے میں۔

مسلم امہ کی رہنمائی:-

مجتہد اہم ہوتے ہیں جو
کہ فیصلہ کر کے مسلم امہ کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

انسانی حقوق کا دفاع:-

یہ ایک اور فقری جائزہ ہے جو کہ
سائنسی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ سوچنے سے مسائل کا حل نکلتا
ہے۔

امن کا قیام:-

ایک مجتہد حکمران سوچ کر ایسے فیصلے کر سکتا
ہے جو کہ ملک کے اقتصادی، معاشی اور معاشرتی مسائل
کے لیے اچھے ہوں اور امن کا قیام ہو۔

انصاف کا حصول:-

اجتہاد کرنے سے انصاف کا حصول
ممکن ہے۔ کیونکہ اجتہاد سے بہتر سوچ سکتا ہے اور اس سے
ملزم کو بہترین انصاف بھی مل سکتا ہے۔

حاصل کلام:-

اجتہاد سے نہ صرف معاشی بلکہ معاشرتی
اور سیاسی فوائد بھی ممکن ہے۔ اسلام کی رو سے اجتہاد
اچھے ہوئے مسائل کو انفرادی طور پر حل کرنے کا بہترین
طریقہ ہے

سوال نمبر 3
زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لغوی معنی ہے: پاک کرنا۔ نشوونما اور افزائش۔
زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے جو ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو
اور رکوع قائم کرنے والوں کے ساتھ
رکوع قائم کیا کرو۔"

(البقرہ: 43)

"پس نماز قائم کرو اور ادا کرو زکوٰۃ
اور اطاعت کرو رسولؐ کی۔"

(نور - 56)

"اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے مالوں میں
حاجت مندوں اور ناداروں کے لیے
سلام مقرر حق ہے۔"

(المعارج: 24-25)

زکوٰۃ کی اہمیت حدیث میں:-

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے
ہیں ایک اعرابی حضورؐ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے
کوئی ایسا عمل بتائے کہ جو میں کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔
آپؐ نے فرمایا "تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ ٹھہرا اور تو فرض نماز ادا کر اور تو فرض زکوٰۃ دے
اور تو رمضان کے روزے رکھ۔" اس اعرابی نے کہا کہ مجھے قسم

ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اُس سے کچھ بھی زائد نہ کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے جنت والوں میں سے کسی دیکھنا ہے تو اسے دیکھے۔

زکوٰۃ کا نصاب ہے۔

- سونے پہ 7½ تولے اور چاندی پہ 52½ ہیں۔
- اونٹ 5 عدد
- بقر (گائے۔ بھینس۔ بیل) 30 عدد
- غنم (بھیڑ بکریاں) چالیس عدد۔
- عشر۔ دسواں حصہ۔ اور اگر ٹیوب ویل سے ہوں تو عشر 5 فیصد ہے۔

مصارف زکوٰۃ ہے۔

فقراء۔ محتاج شخص
مساکین۔ جو کام کرنے سے معذور ہوں۔
عاملین۔ جن کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ادا کی جائے۔
مولفۃ القلوب۔ نئے اسلام لانے والوں کی زکوٰۃ کے پیسوں سے دلجوئی۔
فی الرقاب؛ غلام کو آزاد کروانا۔
غارمین: مال قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔
فی سبیل اللہ؛ جو اللہ کی راہ میں کوشاں ہے۔
ابن السبیل؛ مسافر

زکوٰۃ ادا کرنے کے بڑے سخت احکامات ہے۔

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو اُن کی دردناک عذاب کی بشارت دیجیے

(التوبہ: 34)

زکوٰۃ کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات :

حصولِ نیکی:-

تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک تم اُن چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں۔

(آلِ عمران: 92)

زکوٰۃ دینے سے نیکی کا حصول ممکن ہے۔

تزکیہ نفس:

"اے نبیؐ! ان کے اموال میں سے صدقہ لیجئے جس کے ذریعے آپؐ انھیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔

(التوبہ: 103)

جب مال جاتا ہے تو بخل کم ہوتا ہے اور نفس پاک ہوتا ہے۔

نصرتِ دین:

"اللہ کے راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"

(البقرہ: 195)

زکوٰۃ مقصدِ دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔

امدادِ باہمی:-

نبی کریمؐ نے فرمایا:

"اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امرا سے لی جائیں اور غربا میں تقسیم کر دی جائے"

برکتِ مال:-

"اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"

(البقرہ: 276)